وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً

بے داغ جوانی

مؤلف:

فقیر سیف اللہ نقشبندی

بن حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

☎ - 92-041-618003

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُم ۔
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورة نور)

بے داغ جوانی

مؤلف

فقیر سیف اللہ نقشبندی

صاحبزادہ

محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

ناشر
مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
+92-041-618003

نام کتاب	بے داغ جوانی
مؤلف	فقیر سیف اللہ نقشبندی
ناشر	مکتبۃ الفقیر 223 سنت پورہ فیصل آباد
اشاعت اول	اگست 2004ء
اشاعت دوم	نومبر 2004ء
اشاعت سوم	ستمبر 2005ء
اشاعت چہارم	مئی 2006ء
تعداد	1100
سرورق	حافظ انجم محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ	ڈاکٹر شاہ محمد مسعود نقشبندی

دیباچہ

ہم کارخانہ قدرت پر نگاہ دوڑائیں تو نباتات، حیوانات، اور انسان وغیرہ ہر ایک نوع کی حیات میں ایک اصول فطرت کارفرما نظر آتا ہے کہ ایک ننھے وجود سے ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور وہ نمو پاتے پاتے اپنے عروج کو پہنچتی ہے اور پھر تنزل کا عمل شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ حیات انجام پذیر ہوتی ہے۔

انسان کی زندگی پر غور کیا جائے تو وہ مختلف مدارج سے گزرتی نظر آتی ہے۔ شیر خوارگی کے بعد بچپن اور لڑکپن آتا ہے پھر جوانی اور شباب کا مرحلہ آتا ہے اور آخر میں انسان بڑھاپے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ان تمام ادوار میں جوانی کا دور بڑا نازک دور ہوتا ہے کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اس کے جنسی جذبات بیدار ہو رہے ہوتے ہیں جو اسے لذات کی ایک نئی دنیا کی طرف کھینچ رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف اس کی جسمانی نشو ونما اپنے عروج کی طرف مائل ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کی صلاحیتوں میں ایک جوش، ولولہ اور تازگی ہوتی ہے جو اس کی قوت عمل میں کئی گنا اضافہ کر دیتی ہے۔ کچھ نہ کچھ بننے کی آرزو اور کچھ کر ڈالنے کا شوق اس کو ہمہ وقت متحرک رکھتا ہے۔ زندگی کے اس دوراہے پر آکر اگر اس نوجوان کو صحیح رہنمائی مل جائے اور اچھی صحبت میسر آجائے تو اس کی یہی جسمانی صلاحیتیں تعمیری کاموں میں خرچ ہوتی ہیں، جو اس کے کردار کو ملت و معاشرے کیلئے فائدہ مند بنا دیتی ہیں اور اسے دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار کر دیتی ہیں۔ اور اگر بالفرض اس کو مناسب رہنمائی نہ ملے تو وہ خواہش نفس کے تابع ہو کر لذات نفسانی والا راستہ اختیار کرتا ہے

اور جنسی بے راہروی کا شکار ہو کر ہمیشہ کیلئے اپنی زندگی کو برباد کر لیتا ہے۔ وہ اس موج مستی کی زندگی کو ہی اپنی اصل زندگی سمجھتا ہے اور بڑے فخر سے کہتا ہے:

زندگی میں جو ہو گئے بدنام
حق ادا کر دیا جوانی کا

معلوم یہ ہوا کہ آج کے نوجوان کو اس بارے میں بہت کچھ کہنے اور سمجھانے کی ضرورت ہے، لیکن افسوس کہ شرم کی آڑ میں اس بارے میں بہت غفلت برتی جاتی ہے۔

مجھے اس روز بڑی خوشی ہوئی کہ فقیر کہیں سفر کے ارادے سے معہد الفقیر سے نکل رہا تھا کہ سامنے سیف اللہ بیٹے پر نظر پڑی جس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے۔ فقیر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگا کہ ''کتاب فقیر'' ہے پوچھا کیا مطلب؟ بولا کہ یہ میں نے کتاب لکھی ہے۔ فقیر نے قدرے حیرانی کے ساتھ اس سے کاغذات کا وہ مسودہ لے کر دیکھا تو اوپر عنوان لگا ہوا تھا ''بے داغ جوانی'' اس معنویت بھرے اور منفرد سے عنوان نے فقیر کو تھوڑا اور متوجہ کر دیا، پوچھا اس کا کیا کرنا ہے بھئی؟ بولا ابو یہ کتاب چھپوانی ہے، آپ اس کی اصلاح فرمادیں۔ اس کی یہ معصوم سی خواہش سن کر فقیر مسکرایا اور مسودہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

بعد میں فرصت کے لمحات میں بیٹھ کر اس مسودے کو دیکھا تو وہ نوجوانوں کی بے راہروی، از قسم زنا ولواطت وغیرہ، کے متعلقہ احادیث کا یہ ایک چھوٹا سا کتابچہ تھا۔ یہ بظاہر کوئی ایسی تحقیقی کوشش نہیں تھی بلکہ چند معروف کتب سے موضوع کے مطابق قرآنی آیات، احادیث اور اقوال کو نقل کر دیا گیا تھا، تاہم دو وجوہات کی بناء پر اسے چھپوانے کا خیال غالب آ گیا۔

اوّل یہ کہ یہ تخلیق نہیں تو ایک اچھا انتخاب ضرور ہے۔ قرآن وحدیث میں موجود

اپنے موضوع کے متعلقہ باتوں کو درج کر دیا گیا ہے، تاکہ نوجوان انہیں پڑھ کر سبق حاصل کر سکیں اور نفس وشیطان کے فریب سے بچ سکیں۔

دوسرا یہ کہ بچے کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ آج کے دور میں کم بچے ایسے ہوتے ہیں کہ جو اتنی کم عمری میں اتنی قوت احساس کے مالک ہوتے ہیں کہ اپنے نفع و نقصان کی باتوں کا ادراک کر سکیں اور اس بارے میں مطالعہ کا ذوق وشوق رکھتے ہوں۔ تو بچے کی حوصلہ افزائی سے نہ صرف اس کے احساس کی آنچ تیز ہوگی بلکہ اس کی ادبی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

فقیر نے بھی اس میں کچھ ضروری اصلاح اور اضافہ بھی کیا ہے تاہم اس موضوع پر فقیر کی مستقل ایک کتاب ''حیاء وپاکدامنی'' کے عنوان سے زیر تحریر ہے انشاءاللہ جلد ہی شائع کر دی جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے دور حاضر کی نفسانی وشیطانی چیرہ دستیوں سے بچا کر عفت وعصمت سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلند پروازی
خراب کر گئی شاہین بچے کو صحبت زاغ
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تیری رہے بے داغ

دعا گو ودعا جو
فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء

بے داغ جوانی

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَ کَفٰی وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی...... اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿ وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّ سَاءَ سَبِیْلًا ﴾

وَقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم [اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ]

وَقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم [لَااِیْمَانَ لِمَنْ لَا غَیْرَةَ لَهٗ]

وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم[اَنَا اَغْیَرُ وُلِدَ آدَمَ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ]

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

دور حاضر کا فتنہ

ہر دور کا کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا ہے، آج کے دور کا ایک بہت بڑا فتنہ بے حیائی ہے۔ ہماری نوجوان نسل عریانی اور فحاشی کے سیلاب میں بہی چلی جارہی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈش، کیبل، وی سی ڈی اور انٹرنیٹ جیسے شیطانی ذرائع ایسے پیدا ہو گئے ہیں جن کو دیکھتے ہوئے ہمارے نوجوان فیشن پرستی اور مغربی عریانیت کی دلدادہ بن چکے اور چاہتے ہیں کہ ہمارے اوپر پابندی کوئی نہ ہو۔ من مانی اور نفسانی زندگی گزارنے کے

راستے میں انہیں شریعت ایک رکاوٹ نظر آتی ہے۔ ادھر کفار کی طرف سے مسلسل یہ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ دین اسلام پرانے وقتوں کیلئے دین تھا آج کے جدید تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے یہ کافی نہیں ہے۔ آج ہمارے نوجوانوں کیلئے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا اور پاکیزگی والی زندگی گزارنا سب مجاہدوں سے بڑا مجاہدہ بن گیا ہے۔ ایسے وقت میں ضروری ہے کہ نوجوانوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے کہ شرم وحیا والی زندگی سب سے اعلیٰ زندگی ہے۔

مؤمن اور کافر کی زندگی کا فرق

مؤمن اور کافر کا فلسفہء زندگی بنیادی طور پر ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہے۔ مؤمن کا مقصد زندگی آخرت کی تیاری ہے، جبکہ کافر کا مقصد زندگی عیش وعشرت ہے۔ کافر کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہوتی ہے کہ میری زندگی محدود زندگی ہے اس میں مجھے جتنی عیاشی کرنی ہے وہ کر لینی چاہئے۔ مؤمن یہ سمجھتا ہے کہ نہیں عیش وآرام کی زندگی آخرت کی ہے اور دنیا کی زندگی کام کی ہے عبادت کی ہے۔ اس بنیادی فرق کی وجہ سے مؤمن ہر چیز کو آخرت کے نکتہء نظر سے دیکھتا ہے وقتی لذتوں کے پیچھے دیوانہ نہیں بنتا جبکہ کافر ہر چھوٹی سے چھوٹی لذت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور اسکو آخرت کی طرف سے بالکل دھیان نہیں ہوتا تو یہ زندگیوں کا ایک بنیادی فرق ہے۔

اسلام اور کفر کی اخلاقی اقدار میں فرق

اس بنیادی فرق کی وجہ سے اسلام اور کفر کی اخلاقی قدروں میں بھی فرق ہے۔ اسلام کی اخلاقی اقدار میں شرم وحیاء سرفہرست ہے۔ دین اسلام پاکیزگی اور پاک دامنی کی زندگی اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ جبکہ کفار کے ماحول میں بے حیائی اور بے باکی کو روشن خیالی سمجھا جاتا ہے اور اسے ترقی کیلئے ضروری گردانا جاتا ہے۔

آئیں ذرا غور کریں کہ عفت اور پاکبازی کی زندگی گزارنے کیلئے دین اسلام ہماری کس طرح رہنمائی کرتا ہے

زناء کی مذمت

معاشرے میں جتنے بھی فواحش جنم لیتے ہیں ان کا مرکزی نکتہ یہی ہوتا ہے کہ زنا کا ارتکاب کیا جائے۔ زنا ایک بہت بڑی برائی ہے اور اس کے مفاسد بے شمار ہیں۔ زنا کاری کو عام کرنے سے سوسائٹی کی معاشرتی شیرازہ بندی بکھر کررہ جاتی ہے۔ اس لئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے شرک کے بعد اس کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا۔ فرمایا:

ما من ذنب بعد الشرک اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فی رحم لا یحل له

[شرک کے بعد کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑھ کر نہیں جس کو کوئی شخص کسی ایسے رحم میں رکھے جو شرعاً اس کے لئے حلال نہ تھا]

زنا کے مواقع سے بچو

تو پتہ یہ چلا کہ زنا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا جتنا یہ بڑا اور خطرناک گناہ ہے۔ اتنا ہی اس سے بچنے اور احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا

اور زنا کی قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ یہ فحاشی ہے اور برا راستہ ہے۔

اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ تم زنا نہ کرو بلکہ یہ کہا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔

چنانچہ مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت میں ان تمام امور اور طور طریقوں کو چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا جو بذات خود تو زنا نہیں لیکن زنا کا باعث بن سکتے ہیں۔

ہر عضو کا زنا میں حصہ

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکل بنی آدم حظ من الزناء فالعینان تزنیان و زناهما النظر، والیدان تزنیان و زناهما البطش، و الرجلان تزنیان و زناهما المشی، والفم یزنی و زناهما القبل، و القلب یهوی و یتمنی و الفرج یصدق ذلک او یکذبه

[انسان کے ہر عضو کا زنا میں حصہ ہوتا ہے۔ پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے، اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا چلنا ہے، اور منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ لینا ہے، اور دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے زنا میں مبتلا ہوتی ہے یا جھٹلا کر باز رہتی ہے]

زنا کرتے وقت آدمی مؤمن نہیں رہتا

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا یسرق سارق حین یسرق و هو مؤمن ولا یزنی زان حین یزنی و هو مؤمن (بخاری و مسلم)

[چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب کوئی زانی زنا کررہا ہوتا ہے وہ بھی اس وقت مؤمن نہیں ہوتا (پھر جب فارغ

ہوتا ہے تو اس کا ایمان بھی اس کے پاس واپس لوٹ آتا ہے)]

دوزخ میں زانیوں کی بدحالی

حضرت سمرہ بنت جندب ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخرجانی فانطلقت معهما فاذا بیت مبنی علی بناء التنور اعلاه ضیق و اسفله واسع یوقد تحته نار فیه رجال و نساء عراة فاذا اوقدت ارتفعوا حتیٰ یکادوا ان یخرجوا فاذا اخمدت رجعوا فیها . فقلت ماهذا؟ قالا " الزناة"

[آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ، میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے ہیں اور وہ مجھے لے کر گئے ہیں اور میں ان کے ساتھ چلا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک کمرہ ہے تنور پر بنایا گیا ہے اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے اور نیچے کا کھلا ہے، اس کے نیچے آگ جلائی جا رہی ہے، اور اس میں مرد اور عورتیں ننگے ہیں، جب آگ بھڑکائی جاتی ہے، یہ اوپر ہو جاتے ہیں اور کمرہ سے باہر نکلنے کو ہوتے ہیں۔ اور جب دھیمی کی جاتی ہے، تو یہ واپس اس میں گر جاتے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ (انکو کیوں عذاب دیا جا رہا ہے) انہوں نے کہا یہ زنا کار مرد و عورت ہیں، اور زنا کی آگ میں جل رہے ہیں] (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کی زیادہ ناراضگی

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نے ارشاد فرمایا:

ان اعمال امتی تعرض فی کل یوم جمعة و اشد غضب الله علی الزناة

بے داغ جوانی

[میری امت کے اعمال میرے سامنے ہر جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب زیادہ زانیوں پر غضبناک ہوتے ہیں]

زانی کا ایمان

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

ان الایمان سربال یسربل الله من یشاء فاذا زنی العبد نزع منه سربال الایمان فاذا تاب رد الیه

[ایمان کا ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں پہناتے ہیں، جب کوئی انسان زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا لباس اتار لیا جاتا ہے پھر جب وہ (اس سے) توبہ کرتا ہے تو اس کو لوٹا دیا جاتا ہے]

زنا کے نقصانات

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایاکم و الزنا فان فی الزنا ست خصال ، ثلاث فی الدنیا و ثلاث فی الآخرة ، اما اللواتی فی الدنیا فذهاب نور الوجه و انقطاع الرزق و سرعة الغناء و اللواتی فی الآخرة فغضب الرب و سوء الحساب و الخلود فی النار الا ان یشاء الله

[اپنے آپ کو زنا سے بچاؤ کیونکہ زنا میں چھ تباہیاں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا کی تباہیاں یہ ہیں کہ، چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، رزق میں تنگی آ جاتی ہے اور بہت جلد اعضائے بدن بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور آخرت کی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا، حساب بہت سختی سے ہوگا اور ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہوگا مگر جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے]

زانیوں کی گندی بدبو

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

بينا انا نائم اذا تاتى رجلان فاخذ بضبعى فاخرجانى فاذا انا بقوم اشدشىء انتفاخا و انتنه ريحا كانّ ريحهم المراحيض قلت من هولاء ؟ قال هؤلاء الزانون و الزوانى.

[میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو شخص (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے میرے بازو سے تھاما اور مجھے باہر لے گئے تو میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جو سب سے زیادہ پھولی ہوئی تھی اور ان سے اتنی بدبو آرہی تھی جیسے کہ بیت الخلاء ہو، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں]

شرمگاہوں کی بدبو

حضرت مکحولؒ روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

جنتیوں کو ایک خوشبو سنگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جنت میں آئے ہیں، ہم نے اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، یہ روزہ داروں کے مونہہ کی خوشبو ہے۔

اور اسی طرح دوزخیوں کو بھی بدبو سونگھائی جائے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم جب سے جہنم میں داخل ہوئے اس سے زیادہ بدبو کبھی نہیں سونگھی ؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بدکار زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے

زنا اور لواطت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ما طفف قوم كيلا ولا بخسوا ميزانا الا منعهم الله القطر ، و لا ظهر فى قوم الزنا الا ظهر فيهم الموت، ولا ظهر فى قوم عمل قوم لوطا لا ظهر فيهم الخسف

[جو قوم بھی ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتے ہیں اور جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں کثرت سے اموات ہوتی ہیں، اور جس قوم میں لواطت عام ہو جاتی ہے اس میں زمین میں دھنسا دیا جانا عام ہو جاتا ہے]

شرمگاہ امانت ہے

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ بنائی اور فرمایا یہ تیرے پاس امانت ہے، اس کو اس کے حق کے علاوہ کہیں استعمال نہ کرنا۔

دوزخ کا خطرناک دروازہ

حضرت عطا خراسانیؒ فرماتے ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں، سب سے زیادہ غمناک، اندوہناک، گرم، زیادہ بدبودار زانیوں کا دروازہ ہوگا، جنہوں نے جان بوجھ کر اس کا ارتکاب کیا

پڑوسی کی بیوی سے زنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک بناؤ

حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

مسلمان کی بیوی سے زنا

چند حضرات حضرت علیؓ کے پاس بدکاریوں کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے تو حضرت علیؓ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کونسا زنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب برا ہے؟۔ انہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ سب برے ہیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا زنا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کی بیوی سے زنا کرے اور مسلمان شخص کیلئے اس کی بیوی کو خراب کر دے۔ یہ ذکر کرنے کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بدبودار ہوا چلائی جائے گی۔ جس سے ہر نیک و بد کو ایذا ہوگی جب وہ ان تک پہنچ کر اذیت میں مبتلا کر کے ناک میں دم کر دے گی تو ان کو ایک منادی ندا کرے گا جس کو سب سنیں گے وہ کہے گا کیا تم جانتے ہو یہ بدبو کیسی ہے۔ جس نے تمہیں ایذا میں مبتلا کر دیا؟ وہ کہیں گے بخدا ہم تو نہیں جانتے مگر اس نے ہمیں تکلیف دینے میں کسر کوئی نہیں چھوڑی تو انہیں بتایا جائے گا کہ یہ زنا کاروں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے، جو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوئے ہیں کہ انہوں نے اس جرم سے توبہ نہیں کی۔

لواطت کی مذمت

جب کوئی مذکر مذکر سے غیر فطری طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کرے تو اسے عرف عام میں لواطت کہتے ہیں۔ یہ بھی شیطان کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جس کے ذریعے شیطان نوجوانوں کو شکار کرتا ہے۔ اور انہیں دنیا آخرت کی رسوائیوں سے دوچار کرتا ہے۔ اسلام میں اس گھناؤنے فعل کی بھی سخت مذمت کی گئی ہے۔

لوطی ملعون ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

لعن الله من عمل عمل قوم لوط و لعن الله من عمل عمل قوم لوط و لعن الله من عمل عمل قوم لوط

[اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام (بدفعلی) کرے۔
اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام کرے۔
اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو قوم لوط والا کام کرے۔]

حضور ﷺ کا خوف

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط

[سب سے زیادہ خطرناک بات جسے کے بارے میں، میں اپنی قوم سے ڈرتا ہوں قوم لوط کا عمل ہے]

اللہ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امراۃ فی دبرھا

[اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے مرد یا عورت سے پاخانہ کی جگہ بدفعلی کی ہوگی]

لوطی پر مخلوقات کا غصہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لم یعل فحل فحلا حتی کان من قوم لوط ، فاذا علا الفحل ارتج او اھتز عرش الرحمٰن عز و جل ، فاطلعت الملائکۃ تعظیماً لفعلھما فقالوا یا رب الاتامر الارض ان تعزرھما و تامر السماء ان تحصبھما ؟ فقال انی حلیم لا یفوتنی شیء

[جب کوئی مذکر مذکر سے بدفعلی کرتا ہے تو وہ قوم لوط (میں لکھا جاتا ہے اور قوم لوط جیسا بن جاتا ہے) اور جب مذکر مذکر سے بدفعلی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عرش کانپ اٹھتا ہے جس سے فرشتوں کو فاعل و مفعول کے گھناؤنے جرم کا پتہ چل جاتا ہے تو یہ کہتے ہیں اے باری تعالیٰ! کیا آپ زمین کو حکم نہیں دیتے جوان کو سزا دے (دھنسادے) اور آسمان کو حکم نہیں دیتے جوان پر کنکر برسائے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بردبار ہوں مجھ سے کوئی چیز چھوٹ نہیں سکتی]

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں، جب مرد مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو زمین ان کے نیچے سے، آسمان اوپر سے اور گھر اور چھت سب پکار اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار! آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ایک دوسرے سے مل جائیں اور ان کو درمیان

میں پیس کر رکھ دیں اور ان کیلئے عذاب اور عبرت بن جائیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا صبر ان سے زیادہ وسیع ہے جو مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔

عورت کی عورت سے بدفعلی

حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

سحاق النساء زنا بینھن

(عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا کرنے کی طرح ہے)

لواطت کی سزائیں

قتل کیا جائے

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قوم لوط کے عمل کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردیا جائے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

من وجدتموہ یعمل بعمل قوم لوط فارجموا الاعلی والاسفل

[جس شخص کو تم قوم لوط والا گناہ کرتے دیکھو تو اوپر اور نیچے والے دونوں کو سنگسار کردو]

صحابہ کا فیصلہ

حضرت خالد بن ولید ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی طرف ایک خط بھیجا ایک علاقہ میں ایک ایسا شخص ملا ہے جس نے مرد سے نکاح کر رکھا ہے، تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اس کے فیصلہ کیلئے صحابہ کرام کو جمع کیا ان میں حضرت علی ؓ بھی شریک تھے، حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا یہ ایسا گناہ ہے جس کو سوائے ایک امت کے کسی اور

امت نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جو حشر کیا آپ جانتے ہیں، میری رائے یہ ہے اس شخص کو آگ میں جلا دیا جائے۔ تو تمام صحابہ کرام کی رائے مبارک نے اس پر اتفاق کیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے حکم جاری کر دیا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔

اسی قسم کے دو واقعوں میں حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ اور ہشام بن عبدالملک نے بھی ایسے لوگوں کو آگ میں جلا دیا

حضرت علی ؓ کا عمل

یزید بن قیس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے ایک لوطی کو (جلانے کی بجائے) سنگسار کرا دیا تھا۔

حضرت عمر ؓ

حضرت عمر ؓ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت لوطؑ کی قوم جیسا عمل کرے اس کو قتل کر دو۔

حضرت ابن عباس ؓ

حضرت ابن عباس ؓ سے لوطی کی سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا آبادی میں کوئی اونچا گھر تلاش کیا جائے پھر لوطی کو مونہہ کے بل پھینکا جائے پھر اس پر پتھروں کی بارش کر دی جائے۔

آئمہء اسلام کی رائے

(۱)...... امام شعبہ اور حضرت سعید بن المسیب، جابر بن زید، عبید اللہ بن عبداللہ بن معمر، امام مالک، ربیعہ، ابن ہرمز امام شعبی رحمہم اللہ علیہم فرماتے ہیں لوطی کو سنگسار کیا

جائے چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ ہو۔

(۲)...... حضرت ابراہیم نخعیؒ حضرت قتادہؒ، حضرت عطاءؒ، حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جو سزا زانی کی ہے وہی اس لوطی کی ہے۔

(۳)...... امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ سے اس مسئلہ میں دو روایات منقول ہیں

۱۔ لوطی چاہے شادی شدہ ہو چاہے کنوارہ ہو دونوں صورتوں میں اس کو سنگسار کر دیا جائے۔ اس رائے میں امام اسحاق بن راہویہ بھی ان کے موافق ہیں۔

۲۔ لوطی کی سزا زانی کی طرح ہے اگر کنوارہ ہے تو کوڑے، اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار، اس رائے میں امام یوسفؒ اور امام محمدؒ بھی ان کے موافق ہیں۔

لوطی کا حج قبول نہ ہونے کی حکایت

حضرت یونس بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں میں حج کی نیت سے مکہ میں حاضر ہوا جب عرفات کی رات آئی تو جو امام صاحب ہمارے ساتھ حج کر رہے تھے انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ پھر ہم مکہ واپس لوٹ گئے تو ہم نے ایک منادی کی آواز سنی جو پتھر کے اوپر سے پکار رہا تھا اے گروہ حجاج خاموش ہو جاؤ تو تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ اے گروہ حجاج تمہارے امام صاحب نے یہ خواب دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کی مغفرت کر دی ہے جنہوں نے اس سال حج بیت اللہ کی حاضری دی ہے صرف ایک آدمی کو معاف نہیں کیا کیوں کہ اس نے ایک لڑکے سے بدکاری کی۔

قیامت اور دوزخ میں سزائیں

حضرت ابوہریرہ ؓ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا

من نکح امراة فی دبرھا او غلاما او رجالا حشر یوم القیامة

انتن من الحیفة ینادی به الناس حتیٰ یدخله الله نار جهنم و یحبط الله عمله ولا یقبل منه صرفا و لا عدلا یجعل فی تابوت من النار و یسمر علیه بمسامیر من حدید من نار فقستل تلک المسامیر فی وجهه فی جسده

[جو شخص کسی عورت کے یا کسی لڑکے کے یا کسی آدمی کے جائے پاخانہ میں برائی کرے گا وہ قیامت کے دن سڑے ہوئے مردار سے زیادہ بدبودار اٹھایا جائے گا۔ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کی بے حیائی کا چرچا کیا جائے گا حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں داخل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال ضائع کر دیں گے نہ تو اس سے کوئی مستحب قبول ہوگا نہ فرض عبادت بلکہ اس کو آگ کے ایک تابوت میں بند کیا جائے گا اور آگ کے لوہے کی اس پر میخیں ٹھوک دی جائیں گی اور وہ میخیں اس کے منہ اور جسم میں گھس جائیں گی]

بغیر توبہ کے پاک نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللوطیان لو اغتسلا بماء البحر لم یجز هما الا ان یتوبا

[اگر لواطت کرنے اور کرانے والے سمندر کے تمام پانی سے غسل کر لیں تب بھی وہ ان کو پاک نہیں کر سکے گا ہاں یہ کہ وہ توبہ کر لیں]

قوم لوط میں شامل

رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک (ﷺ) سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من مات من امتی یعمل عمل قوم لوط نقله الله الیهم حتی یحشر معهم

[جو آدمی میری امت میں قوم لوط والا گناہ کرتا تھا وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قوم لوط میں منتقل کر دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ کھڑا کریں گے]

لوطی کی بدترین حالت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص جس حالت میں فوت ہوتا ہے۔ اسی حالت میں قبر سے نکالا جائے گا۔ حتیٰ کہ لوطی کو جب نکالا جائے گا تو اس نے اپنا آلہ تناسل اپنے دوست کی جائے پاخانہ میں رکھا ہوگا۔ یہ دونوں قیامت کے دن بے حد رسوا ہو رہے ہونگے۔

لوطی بندروں اور خنزیروں کی شکلوں میں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن لوطیوں کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں کھڑا کیا جائے گا۔

مشت زنی

مشت زنی کا مطلب ہے کہ اپنے عضو مخصوص کو ہاتھ سے یا کسی چیز سے رگڑ کر منی کو نکالنا اور جنسی لذت حاصل کرنا۔ بہت سے نوجوان ابتدائے جوانی میں ہی اس گندی لت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ناسمجھی کا دور ہوتا ہے خواہش نفسانی پوری کرتے کرتے وہ اپنے جوہر حیات کو بری طرح ضائع کر بیٹھتے ہیں اور پوری عمر کے روگ اپنے آپ کو لگا لیتے ہیں۔ آیئے دیکھیں کہ قرآن وحدیث اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورۃ نور)

[ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں]

اس آیت میں شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم ہے۔ جو نوجوان مشت زنی کے فعل بد کے مرتکب ہوتے ہیں وہ شرمگاہوں کی حفاظت والے اس حکم کی صریح طور پر خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک جگہ پر فرمایا

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ (المؤمنون:۷)

[پس جو کوئی اس کے علاوہ تلاش کرے پس وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]

یعنی جو لوگ جائز طریقے کو چھوڑ کی کسی بھی ناجائز طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کریں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حد کو توڑنے والے ہیں۔

احادیث میں مشت زنی کی مذمت

علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں

ما ذكره المشائخ من قوله صل الله عليه و سلم ناكح اليد ملعون . و عن سعيد بن جبير عذب الله تعالىٰ امة كانوا يعبثون بمذا كيرهم . و عن عطاء سمعت قوما يحشرون و ايديهم حبالى و اظن انهم الذين يستمنون بايديهم

[مشائخ کرام نے حضور اقدس ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے: ہاتھ سے زنا کرنے والا ملعون ہے۔ اللہ اس امت کو عذاب فرمائے گا جو اپنی شرم گاہوں کو عبث طریقہ مثل جلق وغیرہ کے استعمال کریں۔ ایک قوم محشر میں آئے گی کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے، میرا گمان یہ ہے کہ وہ منی نکالنے والے ہیں اپنے ہاتھوں سے]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

سات قسم کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالموں کے ساتھ جمع کرے گا اور سب پہلے جہنم میں جانے والوں کی ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ توبہ کر لیں، توبہ کرنے والوں پر خدا مہربانی سے رجوع فرماتے ہیں۔

۱) ہاتھ سے زنا کرنے والا

۲) فاعل (بدفعلی کرنے والا)

۳) مفعول (بدفعلی کروانے والا)

۴) نشے باز شراب کا عادی

۵) اپنے ماں باپ کو مارنے پیٹنے والا یہاں تک کہ وہ چیخ وپکار کرنے لگیں

۶) اپنے پڑوسیوں کو ایذاء پہنچانے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت بھیجنے لگیں

۷) اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنے والا

مشت زنی کے نقصانات

مشت زنی کے جسمانی نقصانات بھی بہت ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

☆......ایسے نوجوان کا چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ چہرے کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ قدرتی چمک اور نور چہرے سے ختم ہو جاتا ہے۔ گال پچک جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔

☆......جسم ہر وقت تھکا تھکا محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت لیٹے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ انسان سست ہو کر پڑا رہتا ہے، کام چور بن جاتا ہے۔

☆......وزن کم ہوتے ہوتے انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا ہے۔ جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے کام کے وقت ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے اٹھیں تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہو کر ریح یا قبض کی بیماری ہو جاتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بھی قطرے آتے رہتے ہیں۔

☆...... چلنے پھرنے یا کام کرنے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ غصہ بڑھ جاتا ہے۔

☆......نوجوان نسیان کا مریض بن جاتے ہیں۔ طلباء کی تعلیم میں بہت رکاوٹ آجاتی ہے۔ سبق مشکل سے یاد ہوتا ہے اور جلدی بھول جاتا ہے۔ ذہنی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔

☆...... عضو مخصوص میں ٹیڑھ پن اور کمزوری آجاتی ہے۔ انسان شادی کے قابل نہیں رہتا۔ سرعت انزال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پاکدامنی کا انعام

انسان کا نفس یہ چاہتا ہے کہ اپنی شہوت کو کسی بھی طریقے سے پورا کیا جائے۔ اور خاص طور پر جب کہ خواہش پوری کرنے کا موقع بھی مل جائے تو یہ بے تاب ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر جو انسان صبر وضبط سے کام لے اور اپنی خواہش کو روک لے تو اس عمل کی اللہ کے ہاں بڑی قدر ہے۔

☆......ارشاد خداوندی ہے

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ

[جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو جنتیں ہوں گی]

☆......حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

قیامت کے دن سات قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دیں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

(۱) عادل حکمران (۲) جوان عبادت گزار (۳) وہ نوجوان جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو (۴) وہ دو شخص جن میں اللہ کے واسطے محبت ہو اور اس پر ان کا اجتماع ہو (۵) وہ جس کو کوئی حسین عورت اپنی طرف مائل کرے اور وہ کہے مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر مانع ہے (۶) وہ جو اتنا مخفی طور پر صدقہ کرے کہ اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو (۷) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔

گویا پاکدامنی کی اللہ تعالیٰ اتنی قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نوجوان کو اپنی خصوصی رحمت میں جگہ دیں گے جس کو کوئی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے بچا رہے۔

☆......حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ

نے اپنی وفات سے پہلے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا

و من قدر على امرأة او جارية حراما فتركها مخافته منه ، امنه الله يوم الفزع الاكبر و حرمه على النار و ادخله الجنة

[جس شخص نے کسی عورت یا لونڈی پر گناہ کی قدرت پائی اور اس کو خدا کے خوف سے چھوڑ دیا تو اس کو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ کے دن امن نصیب فرمائیں گے، اس کو دوزخ پر حرام فرمادیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے]

☆.....حضرت عبید بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آدمی کے ایمان کی سچائی اور قبولیت میں سے ہے کہ آدمی کو کسی خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی کا موقعہ ملے اور وہ محض اللہ تعالیٰ سے خوف کی وجہ سے رک جائے۔

گناہ سے بچ جانے والوں کے واقعات

(۱).....حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سات مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی قوم میں کفل نامی ایک شخص تھا جو گناہوں کے کرنے میں بڑا بے باک تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جو بہت مجبور تھی۔ اس نے اس کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اسے اپنے ساتھ گناہ کرنے دے۔ عورت راضی ہوگئی۔ پھر جب وہ اس سے گناہ کرنے لگا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جیسا کہ مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو کیا میں نے تمہیں اس کیلئے مجبور کیا تھا۔ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ گناہ ایسا ہے جو میں نے آج تک نہیں کیا لیکن آج میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مجبور ہوگئی۔ یہ سن کر وہ نوجوان اس سے ہٹ گیا اور اسے کہا جاؤ چلی جاؤ اور یہ دینار تمہیں بخش دیئے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم کفل کبھی آج کے بعد یہ گناہ نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات فوت

ہوگیا۔ صبح ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا قد غفر الله الكفل (اللہ نے کفل کی مغفرت کردی)۔

(۲).....کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک عبادت گزار نوجوان تھا۔ وہ ہر وقت عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اتنی عبادت کرتا تھا کہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل قدر صحابی بھی اس کی کثرت عبادت کی وجہ سے حیران ہو جاتے تھے۔ اس نوجوان کا والد ضعیف العمر تھا۔ وہ نوجوان عشاء کی نماز کے بعد اپنے والد کی خدمت میں ساری رات مصروف رہتا۔ جس راستہ سے وہ نوجوان مسجد کو جایا کرتا تھا اس راستہ میں ایک عورت اس نوجوان کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگئی۔ جب بھی وہ نوجوان گزرتا تھا، وہ اس کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کرتی مگر اس کے دل میں ایک اللہ کی محبت اس قدر سما چکی تھی کہ اس کے سامنے اس عورت کی زلف فتنہ گر دم خر کی حیثیت رکھتی تھی۔

ایک دن وہ نوجوان عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپس لوٹا تو وہ عورت حسب معمول شیطان کی رسی بن کر سامنے آئی اور اس نے زبردستی پکڑ کر اسے اپنے گھر لے جانا چاہا۔ جب وہ اسے اپنے گھر کے دروازے تک لے کر گئی تو اسے قرآن پاک کی یہ آیت یاد آئی اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ یعنی جو لوگ متقی ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خطرہ پیدا ہو جاتا ہے تو یاد کر لیتے ہیں اور (حقیقت کو) دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس وقت اس نوجوان کے دل میں اتنا خوف پیدا ہوا کہ وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہوگیا۔

ادھر اس کے بوڑھے والد اس کے انتظار میں تھے۔ جب کافی وقت گزر گیا اور وہ نوجوان نہ پہنچا تو اس کا والد اسے تلاش کرنے کیلئے گھر سے نکلا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ راستہ میں بے ہوش پڑا ہے۔ وہ اسے گھر اٹھوا لائے۔ جب ہوش آیا تو پوچھا کہ بیٹا! تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا تھا کہ تو بے ہوش ہوگیا؟ اس نے واقعہ بتاتے ہوئے وہ آیت دوبارہ پڑھی اور ساتھ ہی اس کی چیخ نکل گئی۔ اس کے فوراً بعد وہ فوت ہوگیا۔

لوگوں نے رات ہی اس کو غسل اور کفن دے کر دفنا دیا۔

(۳)..... حضرت سلیمان بن یسارؒ ایک بہت حسین وجمیل اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ سے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے سفر کو چلے۔ راستے میں ابواء کے مقام پر قیام کیا اور خیمہ لگایا۔ ان کا رفیق سفر کچھ کھانے پینے کا سامان لینے بازار چلا گیا۔ ایک بدوی عورت نے پہاڑ کی چوٹی سے خیمہ میں بیٹھے ہوئے ان کو دیکھا اور فریفتہ ہوگئی اور پہاڑ سے اتر کر ان کے خیمے میں آئی۔ برقع بھی تھا اور ہاتھوں پر دستانے بھی تھے ان کے پاس آکر برقع اٹھا دیا وہ عورت بھی حسن وجمال میں چاند کا ٹکڑا تھی۔ اس نے حضرت سلیمانؒ سے کچھ طلب کیا۔ آپ نے سمجھا کچھ کھانے کو مانگ رہی ہے، آپ دسترخوان کی طرف بڑھے کہ کچھ کھانے کو دیں۔ اس نے کہا مجھے یہ نہیں چاہئے مجھے تو وہ چاہئے جو آدمی اپنی بیوی سے چاہتا ہے۔ حضرت سلیمانؒ نے فرمایا کہ تجھے شیطان نے میرے پاس بھیجا ہے، یہ کہہ کر دونوں گھٹنوں پر منہ رکھ لیا اور رونا شروع کردیا اور چلا چلا کر رونے لگے۔ وہ عورت تو یہ منظر دیکھ کر کھسک گئی اور یہ بیٹھے روتے رہے۔ اتنے میں ان کے دوست آگئے، دیکھا تو یہ بیٹھے رو رہے اور آنکھیں ان کی پھولی ہوئی ہیں۔ انہوں نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ کیا بچے یاد آگئے۔ آپ نے کہا نہیں تمہاری غیر موجودگی میں مجھے ایک واقعہ پیش آگیا اور پھر واقعہ سنایا۔ ان کے ساتھی نے واقعہ سنا تو وہ بھی بیٹھ کر زور وشور سے رونے لگا۔ حضرت سلیمانؒ نے پوچھا تم کیوں رو رہے ہو۔ اس نے کہا میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو مجھ سے تو صبر نہ ہوتا۔ یہ دونوں روتے ہی رہے۔

جب مکہ پہنچے طواف اور سعی وغیرہ سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے حضرت سلیمانؒ ایک چادر میں لپٹ کر بیٹھے تھے کہ نیند آگئی خواب میں ایک نہایت حسین وجمیل شخص کی زیارت ہوئی۔ ان سے پوچھا کہ آپ کون ہوں انہوں نے کہا میں یوسف ہوں انہوں نے عرض کیا یوسف صدیق آپ ہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر عرض

کیا کہ آپ کا زلیخا کا قصہ بڑا عجیب ہے، حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ابواء والی عورت کا واقعہ اس سے زیادہ عجیب ہے۔

(۴)..... حضرت شاہ عبدالعزیزؒ ان کا ایک شاگرد تھا بڑا نیک صالح نوجون تھا اور اللہ نے اس کو بڑا خوبصورت چہرہ عطا کیا تھا جسم عطا کیا تھا اللہ کی شان ایک مرتبہ وہ اپنے مدرسے جا رہا تھا کہ راستے میں ایک گھر میں ایک فتنہ والی عورت تھی جس کے دل میں میل تھی برائی تھی اس نے کسی بڑھیا کو بھیجا کہ جاؤ اور اس نوجوان کو گھر بلاؤ اب وہ بڑھیا فتنے کی پڑیا اس کے پاس آئی کہ جی اندر ایک مریضہ ہے اور اس مریض کو کچھ دم کر کے دے دو شفا ہو جائے نوجوان بے چارا سادہ تھا بات سمجھ نہ سکا تو وہ اندر پہنچ گیا جب وہاں گیا تو کنڈیاں لگ گئی تالے لگ گئے اور وہ جو گھر کی عورت تھی اس نے بتایا کہ تمہیں آتے جاتے دیکھتی تھی اور آج خلوت ہے موقع ہے اس لئے میں نے تمہیں بلایا کہ ہم دونوں اپنے دل کی خواہشیں پوری کریں اب اس کو احساس ہوا کہ یہ تو گناہ کی طرف بلا رہی ہے اس نے سوچا کہ میں اپنے آپ کو کیسے بچاؤں تو اس وقت کہا کہ اچھا مجھے ذرا بیت الخلاء جانے کی ضرورت ہے تو اس نے کہا کہ ضرورت ہوگی اس کو اس نے بتا دیا یہ نوجوان بیت الخلاء میں گیا وہاں جو گندگی پڑی ہوئی تھی اس گندگی کو اس نے اپنے ہاتھوں پر اور کپڑوں پر لگا لیا جیسے ہی باہر نکلا اتنی بو آرہی تھی اتنی بو آرہی تھی کہ کوئی آدمی اس کے قریب بھی نہیں رہ سکتا تھا جب اس عورت نے دیکھا وہ سمجھنے لگی یہ تو پاگل کوئی دیوانہ بے وقوف آدمی ہے کہنے لگی نکل جا یہاں سے مجھے کیا پتہ تھا تم ایسے ہو چنانچہ یہ تو اپنا ایمان بچا کے وہاں سے باہر نکلا۔ اب باہر نکل کر اس کو فکر لاحق ہوئی کہ لوگوں کو بو آئے گی تو مجھ سے پوچھیں گے میں کیا بتاؤں گا بیچارہ جلدی سے بھاگا ہوا گیا سبق میں کبھی دیر سے نہیں پہنچا تھا، جلدی پہنچتا تھا۔ چنانچہ مدرسے میں پہنچا اور مدرسے جا کر جلدی سے غسل خانے میں گھس گیا کپڑے بھی دھوئے نہایا غسل کیا وہی گیلے کپڑے پہن کر آگیا اب جب آکر پیچھے یہ درس حدیث میں بیٹھا شاہ صاحبؒ تھوڑی دیر درس

حدیث دیتے رہے تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے ارے تم میں سے کون ہے جس نے اتنی تیز خوشبو لگائی کہ بیٹھنا مشکل ہو رہا ہے اب طلباء نے ایک دوسرے کو دیکھا ایک طالب علم نے کہا کہ حضرت یہ ابھی آیا ہے اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہے شاہ صاحب نے بلالیا فرمایا کہ بتاؤ کہ تم نے اتنی تیز خوشبو کیوں لگائی اب یہ بتائے نہیں ادھر سے اسرار ادھر سے انکار ادھر سے اسرار ادھر سے انکار جب شاہ صاحب نے ذرا غصے سے کہا کہ بتاتے کیوں نہیں، اب آنکھوں میں آنسو ٹپک آئے کہنے لگا حضرت آپ نے جب پوچھا تو مجھے بتانا ہی پڑ رہا ہے میں نے گناہ سے بچنے کیلئے اپنے جسم کے اوپر نجاست ملی تھی اور ڈر کے مارے نہا دھو کر آ گیا حیران اس بات پر ہوں جس جس جگہ پر نجاست ملی تھی اب نہانے کے بعد اسی جگہ سے خوشبو آرہی ہے چنانچہ یہ نوجوان جب تک جیتا رہا اس کے جسم کے ان حصوں سے خوشبو آتی رہی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کا نام خواجہ مشکی مشہور ہو گیا یعنی مشک کی خوشبو آتی تھی تو لوگ اسے خوجہ مشکی کہا کرتے تھے جو اس کے پاس بیٹھتا تھا اسے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی اس کے جسم سے۔

تو اللہ رب العزت کے ہاں یہ چیز اتنی پسندیدہ ہے کہ اگر کوئی اس سے بچنے کیلئے اپنے جسم پر گندگی بھی لگائے گا اللہ رب العزت اس کے جسم کے اندر مشک کی خوشبو کو پیدا فرما دیں گے۔

(۵)..... ایک طالبعلم کا قصہ کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ دہلی کے ایک مدرسہ میں پڑھتا تھا مگر کسی مسجد میں رات کے وقت قیام کرتا تھا۔ قریبی محلہ میں ایک لڑکی اپنے رشتہ داروں کے یہاں کسی کام کی غرض سے جارہی تھی کہ اچانک فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ لوگوں کا ہجوم اور کشت و خون کو دیکھ کر وہ لڑکی گھبرائی اور مسجد میں داخل ہو کر پناہ حاصل کی۔ عشاء کے بعد کا وقت تھا طالبعلم اس کو دیکھ کر گھبرایا اور اس سے معذرت کی کہ آپ کا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ لوگ دیکھیں گے تو میری ذلت ہو گی۔ مجھے مسجد سے بھی نکال دیں گے میری تعلیم کا بھی نقصان ہو گا۔ لڑکی نے کہا کہ باہر جو ہنگامہ ہو رہا ہے وہ

آپ سے مخفی نہیں۔ باہر نکلنے میں میری جان کا بھی خطرہ ہے اور عزت و ناموس کا بھی خطرہ ہے۔ مسجد اللہ کا گھر ہے مجھے یہاں امان نہ ملی تو کہاں ملے گی۔ طالبعلم لاجواب ہو کر کہنے لگا کہ چلو ایک کونے میں بیٹھ جاؤ۔ کمرہ چونکہ چھوٹا تھا لہذا طالبعلم دوسرے کونے میں بیٹھ کر مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ مطالعہ کے دوران بار بار اپنی انگلی چراغ کی بتی پر رکھ دیتا۔ ساری رات اسی طرح گزاری۔ لڑکی دوسرے کونے میں بیٹھی یہ سب ماجرا دیکھتی رہی۔ جب صبح قریب ہوئی تو طالبعلم نے کہا فسادی اپنے اپنے گھر چلے گئے اس وقت راستہ صاف ہے آپ چلئے میں آپ کو گھر پہنچا دوں۔ لڑکی نے کہا کہ میں اس وقت تک نہ جاؤں گی جب تک آپ مجھے اس کا راز نہ بتا دیں گے کہ آپ بار بار انگلی چراغ کی بتی میں کیوں رکھ دیتے تھے۔ طالبعلم نے کہا کہ آپ کو اس سے کیا غرض۔ لڑکی نے جب اصرار کیا تو طالبعلم نے بتایا کہ شیطان بار بار میرے دل میں وسوسے ڈال رہا تھا اور مجھے گناہ کی ترغیب دے رہا تھا۔ جب نفس کی خواہش بھڑکتی میں اپنی انگلی چراغ کی لو سے جلاتا اور اپنے نفس کو مخاطب کرتا کہ اے نفس تو دنیا کی آگ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا بھلا جہنم کی آگ کی تکلیف کیسے برداشت کرے گا۔ لڑکی یہ سن کر حیران ہوئی اور گھر چلی گئی۔ گھر جا کر اس نے والدین کو سارا قصہ من وعن سنایا۔ لڑکی کا والد بہت مالدار اور دیندار تھا۔ لڑکی بھی مہ پارہ اور مہ جبین تھی۔ بڑے بڑے مالدار لڑکوں کے رشتے آرہے تھے۔ مگر لڑکی نے والدین سے کہا کہ اگر آپ اس طالبعلم سے میرا نکاح کر دیں تو میں ساری زندگی اسکی خدمت کرنا اپنی سعادت سمجھوں گی۔ چنانچہ طالبعلم سے اسکا نکاح ہو گیا اور وہ اس گھر کا مالک بن گیا۔ سچ ہے جو حرام سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ وہ نعمت حلال طریقے سے عطا فرما دیتے ہیں۔

(۶)..... روایت ہے بنی اسرائیل میں ایک نیک جوان تھا جس کے حسن کا ہم پلہ اس زمانہ میں کوئی نہ تھا۔ یہ پٹاریاں بیچا کرتا تھا۔ ایک دن وہ پٹاریاں لئے گھوم رہا تھا کہ ایک عورت کسی بادشاہ کے محل سے نکلی، جب اسے دیکھا تو دوڑی ہوئی اندر گئی اور شہزادی

سے کہا کہ میں نے ایک نوجوان کو دروازے پر دیکھا ہے، اس جیسا خوبصورت آدمی آج تک نہیں دیکھا، شہزادی نے کہا اسے بلا لاؤ۔ اس نے باہر نکل کر نوجوان سے کہا اے جوان اندر آؤ ہم بھی خریدیں گے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو اس نے دروازہ بند کر لیا پھر وہ دوسرے دروازے میں داخل ہوا تو وہ بھی بند کر دیا، اس طرح تین دروازوں میں سے داخل ہوا اور تینوں بند ہو گئے۔ شہزادی سینہ اور چہرے کھولے ہوئے سامنے آئی۔ اس جوان نے کہا کہ اپنی ضرورت کی چیز خرید لو تا کہ میں جاؤں اس نے کہا میں نے اس لئے نہیں بلایا میں نے تو اپنی خواہش نفس پوری کرنے کیلئے بلایا ہے۔ جوان نے کہا خدا سے ڈرو...... اس نے کہا اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں بادشاہ سے کہوں گی تو برے ارادے سے میرے گھر میں گھسا ہے۔ اس نے اسے نصیحت کی مگر وہ نہ مانی پھر اس نے کہا اچھا مجھے وضو کیلئے پانی چاہئے۔ کہنے لگی میرے ساتھ بہانے نہیں کرو، لونڈی سے کہا گھر کی چھت پر پانی رکھ دو جہاں سے یہ کسی طرف بھاگ نہ سکے۔ وہ چھت زمین سے چالیس گز اونچی تھی۔ جب یہ اوپر پہنچا تو کہنے لگا" اے اللہ مجھے برے کام پر اکسایا جا رہا ہے لیکن میں اپنے آپ کو یہاں سے گرا دینا، گناہ کے ارتکاب کرنے سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں، پھر بسم اللہ کہہ کر چھت سے کود پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا اور اسے کچھ تکلیف نہ ہوئی۔ اس نے پھر دعا کی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بغیر اس تجارت کے بھی روزی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس سونے کی ایک تھیلی بھیجی۔ اس نے اس میں سے جتنا اس کے کپڑے میں سما یا لے لیا۔ پھر اس نے دعا کی اے اللہ اگر یہ میری دنیا کی روزی ہے تو مجھے اس میں برکت دے اور اگر اس کے بدلے میرے اخروی ثواب کم کیا گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ آواز دی گئی کہ یہ ایک جزو ہے اس صبر کا جو کو تو نے چھت سے گرتے وقت اختیار کیا تھا۔ اس نے کہا اخروی ثواب کم کرنے والی چیز مجھے درکار نہیں چنانچہ اس سے وہ تھیلی پھیر لی گئی۔